خلیل الرّحمٰن اعظمی

(1978 – 1927)

خلیل الرّحمٰن اعظمی سرائے میر، ضلع اعظم گڑھ، اترّ پردیش میں پیدا ہوئے۔ اعظم گڑھ سے ہائی اسکول کا امتحان پاس کیا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ پھر وہیں شعبۂ اردو سے وابستہ ہو گئے۔ طویل بیماری کے بعد علی گڑھ میں انتقال ہوا۔

خلیل الرحمٰن اعظمی نے غزلیں بھی کہیں اور نظمیں بھی۔ لیکن ان کی غزلیں اپنے دھیمے انداز، دردمندانہ لہجے، فکری تجسّس اور احساس کی تازگی کے باعث زیادہ پسند کی گئیں۔ وہ پرانی تشبیہوں اور استعاروں سے گُریز کرتے تھے۔ وہ نئی غزل کے اوّلین معماروں میں شامل ہیں۔ اُن کے کلام کے مجموعے 'کاغذی پیرہن'، 'نیا عہد نامہ' اور 'زندگی اے زندگی' کے نام سے شائع ہوئے۔ نثری کتابوں میں 'اُردو میں ترقی پسند ادبی تحریک'، 'مضامینِ نو' اور 'فکر و فن' شامل ہیں۔ انھوں نے تین کتابیں، 'نوائے ظفر'، 'مقدمہ کلامِ آتش' اور 'نئی نظم کا سفر' مع مقدمہ، مرتّب کی ہیں۔

غزل

تِری صدا کا ہے صدیوں سے انتظار مجھے
مرے لہو کے سمندر ، ذرا پُکار مجھے

میں اپنے گھر کو بلندی پہ چڑھ کے کیا دیکھوں
عروجِ فن! مری دہلیز پر اُتار مجھے

اُبلتے دیکھی ہے سورج سے میں نے تاریکی
نہ راس آئے گی یہ صُبحِ زرنگار مجھے

کہے گا دل تو میں پتّھر کے پاؤں چوموں گا
زمانہ لاکھ کرے آ کے سنگسار مجھے

وہ فاقہ مست ہوں، جس راہ سے گزرتا ہوں
سلام کرتا ہے، آشوبِ روزگار مجھے

خلیل الرّحمٰن اعظمی

سوالوں کے جواب لکھیے

1. مطلعے میں شاعر کو کس کی صدا کا انتظار ہے؟
2. شاعر اپنے گھر کو بلندی کے بجائے دہلیز پر اُتر کر کیوں دیکھنا چاہتا ہے؟
3. درجِ ذیل شعر میں کیا کہا گیا ہے؟

   کہے گا دل تو میں پتّھر کے پاؤں چوموں گا
   زمانہ لاکھ کرے آ کے سنگسار مجھے

4. غزل کے آخری شعر میں شاعر کس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے؟